83117-باربار مرتد ہونے والے شخص کا حکم

سوال

سورۃ النساء میں بیان ہوا ہے کہ تین بار سے زیادہ کفر کرنے والے شخص کا اللہ تعالی اسلام قبول نہیں کرتا، اور نہ ہی اسے ہدایت نصیب کرتا ہے، توکیا مثلا یہ چیز تین بار نماز ترک کرنے والے شخص پر بھی فٹ ہوتی ہے ؟

پسندیدہ جواب

اللہ سبحانہ وتعالی نے اپنی وحی میں جو عظیم قاعدہ اور اصول بیان کیا ہے، وہ حساب وکتاب اور ثواب و سزا کا قاعدہ واصول ہے، اور یہ کہ توبہ سابقہ سب گناہ ختم کرکے رکھ دیتی ہے، اور اسلام قبول کرنا سابقہ سارے گناہ معاف کردیتا ہے، اور توبہ کا دروازہ ہر بندے کے لیے کھلا ہے، چاہے اس نے گناہ اور کفر کا ارتکاب کئی بار کیا ہو، کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فضل و کرم، اور اپنے بندوں پر اس کی رحمت کا تقاضہ یہی ہے کہ وہ توبہ کرنے والے کی توبہ قبول کرکے اس کے گناہ بخش دے .

اللہ تعالی کا فرمان ہے :

.{آپ ان لوگوں سے کہہ دیں جنہوں نے کفر کا ارتکاب کیا ہے کہ اگر وہ اپنے کفر سے باز آجائیں توان کے سابقہ گناہ بخش دیے جائینگے، اور اگر وہ دوبارہ کفر کا ارتکاب کریں تو پہلے لوگوں کا طریقہ گزر چکا ہے}۔الانفال (38).

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"کیا تجھے علم نہیں کہ اسلام اپنے سے قبل سابقہ تمام گناہوں کو ختم کرکے رکھ دیتا ہے، اور ہجرت کرنا سابقہ تمام گناہوں کو ختم کردیتی ہے، اور حج سابقہ گناہوں کو مٹا دیتا ہے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (121).

اور اسی طرح مرتد ہونے والا شخص جب اسلام قبول کرکے سچی توبہ کرلے تو اس کی توبہ قبول ہونے پر دلالت کرنے والی کئی ایک آیات بھی آئی ہیں :

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{اللہ تعالی اس قوم کو کیسے ہدایت دے گا جنہوں نے ایمان لانے، اور رسول کے حق اور سچا ہونے کی گواہی دینے، اور اپنے پاس واضح دلائل آجانے کے بعد کفر کا ارتکاب کیا، اور اللہ تعالی ظالموں کی قوم کو ہدایت نصیب نہیں کرتا}.

.{ان لوگوں کی سزا یہ ہے کہ ان پر اللہ تعالی اور فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے}.

.{اس میں وہ ہمیشہ رہینگے، اور ان کے عذاب میں کمی نہیں کی جائیگی، اور نہ ہی انہیں مہلت دی جائیگی}.

اور اس کے بعد اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا :

.{مگر وہ لوگ جنہوں نے اس کے بعد توبہ کر لی، اور اپنی اصلاح کر لی تو یقینا اللہ تعالی بخشنے والا رحم کرنے والا ہے}.آل عمران (86-89).

لیکن جو شخص مرتد ہو اور پھر کفر و طغیان میں زیادتی کا مرتکب ہو اور توبہ کرتے ہوئے اسلام کی طرف دوبارہ نہ پلٹے تو اس کے متعلق ہی سورۃ النساء میں وہ آیت آئی ہے جو سائل نے بیان کیا ہے اور سورۃ آل عمران میں بھی ان کی توبہ کی عدم قبولیت کا بیان آیا ہے.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{یقینا جن لوگوں نے ایمان لانے کے بعد کفر کا ارتکاب کیا، اور پھر اور زیادہ کفر کیا تو ان کی توبہ قبول نہیں ہوگی، اور یہی لوگ گمراہ ہیں، یقینا جن لوگوں نے کفر کیا اور وہ کفر کی حالت میں ہی مر گئے تو ان زمین بھر کر بھی سونا قبول نہیں کیا جائیگا، چاہے وہ بطور فدیہ پیش کرے انہی لوگوں کے لیے المناک عذاب ہے، اور نہ ہی ان کا کوئی مددگار ہوگا}.آل عمران (90-91).

اور ایک مقام پر اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان کچھ اس طرح ہے :

.{یقینا جو ایمان لائے پھر کفر کیا، اور پھر ایمان لے آئے پھر کفر کر لیا پھر کفر میں اور بھی زیادتی کر لی اللہ تعالی نہ تو انہیں بخشے گا، اور نہ ہی انہیں راستے کی ہدایت دیگا}.النساء (137).

ابن کثیر رحمہ اللہ اس کی تفسیر میں کہتے ہیں :

"اللہ تعالی اس شخص کے متعلق خبر دے رہے ہیں جو شخص ایمان لانے کے بعد ایمان سے پھر جائے، اور پھر ایمان لانے کے بعد ایمان سے پھر جائے اور اپنی ضلالت و گمراہی پر قائم رہے، اور اس گمراہی میں اور زیادتی کرتا ہوا اسی حالت میں مر جائے تو موت کے بعد اس کی کوئی توبہ نہیں، نہ ہی اللہ تعالی اسے بخشے گا، اور نہ ہی اس سے نکلنے کی راہ اور ہدایت کی طرف کوئی مخرج بنائے گا.

اسی لیے اللہ تعالی نے فرمایا :

.{نہ تو اللہ تعالی انہیں بخشے گا، اور نہ ہی انہیں صراط مستقیم کی راہ دکھائیگا}.

ابن ابی حاتم رحمہ اللہ کہتے ہیں :

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے : اسی لیے اللہ تعالی نے فرمایا :

.{پھر انہوں اور بھی زیادہ کفر کیا}.

ان کا کہنا ہے : انہوں موت تک اپنے اسی کفر پر اصرار کیا، اور مجاہد رحمہ اللہ کا بھی قول یہی ہے " انتہی.

دیکھیں : تفسیر ابن کثیر (753/1).

اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"جن لوگوں کی توبہ قبول نہیں ہوتی ان کے متعلق کئی اقوال بیان کیے گئے ہیں :

ایک قول یہ ہے کہ: ان کے نفاق کی بنا پر توبہ قبول نہیں ہوتی.

اورایک قول یہ ہے: اس لیے کہ انہوں نے شرک سے چھوٹے گناہوں سے توبہ تو کرلی لیکن شرک سے توبہ نہیں کی.

اور یہ بھی کہا گیا ہے: موت کے بعد ان کی توبہ قبول نہیں ہوگی.

اور اکثر مثلا حسن، قتادہ، عطاء خراسانی، اور سدی رحمھم اللہ کہتے ہیں کہ: جب ان کی موت آ ئیگی تو ان کی توبہ قبول نہیں ہوگی، تو اس طرح یہ قول درج ذیل فرمان باری تعالی کی طرح ہوا:

.{اوران لوگوں کی کوئی توبہ نہیں جنھوں نے موت تک برے اعمال کیے، اور جب موت آنے لگی تو کہنے لگا یقینا اب میں توبہ کرتا ہوں، اور نہ ہی ان لوگوں کی جو کفر کی حالت میں مرتے ہیں}.النساء (18).

اوراسی طرح فرمان باری تعالی ہے:

.{یقینا جو ایمان لائے پھر کفر کیا، اور پھر ایمان لے آئے پھر کفر کرلیا پھر کفر میں اور بھی زیادتی کرلی اللہ تعالی نہ تو انہیں بخشے گا، اور نہ ہی انہیں راستے کی ہدایت دیگا}.النساء (137).

مجاہد اور دوسرے مفسرین کہتے ہیں:

.{انہوں نے اور زیادہ کفر کیا}.

یعنی موت تک کفر پر ہی قائم رہے.

میں کہتا ہوں: (یعنی ابن تیمیہ) اور یہ اس لیے کہ توبہ کرنے والا شخص تو کفر سے رجوع کرلیتا، اور باز آجاتا ہے، اور جو توبہ نہ کرے تو وہ کفر پر قائم ہے، کفر کے بعد کفر میں اور زیادتی کررہا ہے.

تو اللہ تعالی کا فرمان: پھر انہوں نے کفر اور زیادہ کیا" یہ اسی طرح ہے کہ کوئی شخص کہے: پھر انہوں نے کفر پر اصرار کیا، اور کفر پر قائم رہے، اور کفر پر ہمیشگی کی، تو انہوں نے اسلام لانے کے بعد کفر کیا، اور پھر ان کا کفر اور زیادہ ہوگیا اس میں کمی نہ ہوئی، تو ان لوگوں کی توبہ قبول نہیں ہوگی، اور یہ وہ توبہ ہے جو موت کے وقت ہو؛ کیونکہ جس نے موت آنے سے قبل توبہ کرلی تو اس نے قریب سے ہی توبہ کی، اور اپنے کفر سے رجوع کرلیا اور باز آگیا، اور اس میں زیادتی نہ کی، بلکہ اس کا کفر کم ہوگیا.

بخلاف اس شخص کے جو موت دیکھنے تک کفر پر مصر رہے" انتہی.

دیکھیں: مجموع الفتاوی (16/28-29).

اور مرتد کے متعلق اہل علم کا کوئی اختلاف نہیں کہ جب وہ سچی توبہ کرکے اسلام میں واپس آجائے تو اللہ تعالی اس کی توبہ قبول کرکے اس کے سابقہ گناہ معاف کردیتا ہے، چاہے اس نے ارتداد میں تکرار کیا ہو.

یہ تو آخرت میں اللہ تعالی کے ہاں ہے.

لیکن دنیا میں ظاہری احکام کے متعلق یہ ہے کہ بعض اہل علم کہتے ہیں:

جس نے بار بار ارتداد کا ارتکاب کیا تو ہم اسے قتل کرینگے، اور اس کی توبہ نہیں مانیں گے.

تو اس طرح اہل علم کے ہاں ظاہری احکام میں اس کی توبہ قبول کرنے میں اختلاف پایا جاتا ہے، نہ کہ اللہ سبحانہ وتعالی کے ہاں قبولیت میں.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اجمالا یہ ہے کہ : آئمہ کرام کے ہاں دنیا کے ظاہری احکام میں اس کی توبہ قبول کرنے میں اختلاف ہے، کہ اسے قبول کرتے ہوئے اسے قتل نہ کیا جائے، اور ان کے متعلق اسلام کے حقوق ثابت کیے جائیں.

لیکن باطن میں اللہ تعالی کے ہاں توبہ کرنے والے کی قبولیت، اور اس کے گناہوں کی بخشش میں کوئی اختلاف نہیں، جو شخص سچی توبہ کرے اور ظاہری اور باطنی طور پر گناہ سے باز آجائے تو اللہ قبول کرتا ہے. انتہی.

دیکھیں : مغنی ابن قدامہ (271/12) طبع ھجر.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ کہتے ہیں :

"ارتداد میں تکرار، یا کسی زندیق کی توبہ قبول کرنے کے متعلق فقہاء جب اختلاف کرتے ہیں تو وہ صرف ظاہری حکم میں ہے؛ کیونکہ اس کی توبہ سے اسے وثوق نہیں دیا جائیگا.

لیکن جب یہ فرض کیا جائے کہ اس نے باطنی طور پر سچی اور پکی توبہ کرلی ہے تو پھر وہ اللہ تعالی کے درج ذیل فرمان میں داخل ہوگا :

{آپ میرے ان بندوں کو کہہ دیں جنوں نے اپنے اوپر ظلم وزیادتی کی ہے کہ وہ اللہ تعالی کی رحمت سے ناامید مت ہوں، یقینا اللہ تعالی سب گناہ معاف کردیتا ہے، بلاشبہ وہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے} الزمر (53). انتہی.

دیکھیں : مجموع الفتاوی (30/16).

اہل علم کے اقوال میں سے صحیح قول کے مطابق یہ ہے کہ بار بار ارتداد کا مرتکب ہونے والے شخص کی توبہ ظاہری احکام میں بھی قبول کی جائیگی، اور اس پر اسلامی احکام لاگو ہونگے، احناف، شافعیہ میں سے جمہور اہل علم اور مالکیہ کے ہاں مشہور یہی ہے، اور امام احمد بن حنبل کا دوسرا قول بھی یہی ہے.

دیکھیں : حاشیۃ تبیین الحقائق (284/3) فتح القدیر (68/6) الانصاف (332/10-335) تحفۃ المحتاج (96/9) کشاف القناع (177/6-178) الموسوعۃ الفقھیۃ (14/127-128).

اور "المبسوط" میں علی اور ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہم کی طرف قول منسوب ہے کہ :

بار بار ارتداد کا مرتکب ہونے والے شخص کی توبہ قبول نہیں کی جائیگی.

دیکھیں : المسوط (99/10-100).

اس بنا پر تارک نماز اگر سچی توبہ کرے تو اس کی توبہ قبول ہوگی چاہے وہ کئی بار ایسا کرے ، لیکن بندے کو ڈرنا چاہیے کہ ہوسکتا ہے اسے توبہ سے قبل ہی موت آجائے ، اور اسے توبہ کرنے کا وقت اور توفیق ہی نصیب نہ ہو، اور اللہ تعالی آخرت میں اسے سزا دینے سے قبل دنیا میں ہی سزا دے دے.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ ہمیں اور آپ کو اپنی وسیع رحمت سے ڈھانپ کر ہمارے حال پر رحم فرمائے.

واللہ اعلم.